چند جدید فقہی مسائل

جوابات: ڈاکٹر نور احمد شاہتاز

س: ہمارے ہاں قبرستان میں ایک چھوٹی سی مسجد ہے جو کسی زمانے میں گاؤں والوں نے تعمیر کی تھی اب گاؤں کی آبادی زیادہ ہوگئی ہے اور مسجد چھوٹی پڑ رہی ہے۔ گاؤں کے لوگ اس مسجد میں تراویح اور نماز پنج گانہ ادا کرتے ہیں اور مسجد میں توسیع کرنا چاہتے ہیں مگر کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ قبرستان کی مسجد ہے اور قبرستان کی زمین مسجد کے لئے استعمال کرنا صحیح نہیں کیونکہ قبرستان میں تدفین جاری ہے۔ کیا از روئے شرع قبرستان کی مسجد قبرستان کی زمین پر وسیع کی جاسکتی ہے یا نہیں؟ (غلام احمد وڑائچ۔ ساہیوال)

ج: ایسی صورت میں کہ مسجد کی توسیع کے لئے قبرستان کی زمین کے علاوہ کوئی ملحقہ زمین نہیں ہے، اور مسجد کی توسیع کی ضرورت ہے تو مسجد کی توسیع میں کوئی شرعی ممانعت نہیں اور نہ قبرستان کی زمین کو مسجد کی توسیع کے لئے استعمال کرنے میں کوئی قباحت کیونکہ مسجد اور قبرستان دونوں ہی عامۃ المسلمین کے نفع کے لئے وقف ہیں اور قبرستان کے کسی حصہ کا مسجد بنایا جانا قبرستان کی بنسبت زیادہ ثواب کا کام ہے۔ علامہ بدرالدین عینی نے عمدۃ القاری میں لکھا ہے: لو ان مقبرة من مقابر المسلمين عفت فبني فيها مسجدا لم ارى بذلك باسا وذلك لان المقابر وقف من اوقاف المسلمين لدفن موتاهم لا يجوز لاحد ان يملكها فاذا درست واستغني من الدفن فيها جاز صرفها الى المسجد لان المسجد ايضا وقف من اوقاف المسلمين لايجوز تمليكه لاحد فمعناهما على هذا واحد (عمدة القارى جلد ۱۰ صفحه ۱۵۲)

نیز علامہ شامی فرماتے ہیں: ولو ضاق المسجد وبجنبه ارض وقف عليه او حانوت جاز ان يوخذ و يدخل فيه (ردالمحتار جلد ۳ صفحه ۵۳۱) کہ اگر مسجد کی جگہ کم پڑ جائے اور تنگی ہو اور اس کے برابر کوئی وقف کی جگہ موجود ہو تو یہ جگہ لے کر مسجد میں شامل کرنا جائز ہے۔ قبرستان بھر چکا ہو اور مزید دفن کی گنجائش نہ رہی ہو تو توسیعِ مسجد کے لئے قبور کے اوپر چھت ڈال کر اضافہ کیا جاسکتا ہے اور قبروں کو ہموار کر کے بھی کرنا جائز ہے جیسا کہ مسجدِ حرام میں مطاف میں قبروں کو برابر کر کے